Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؛ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹ ‏ تار کا پتہ:- الفضل لاہور

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے ‏ ششماہی ۱۳ ‏ سہ ماہی ۷ ‏ ماہوار ۲½ ‏ فی پرچہ ۱ آنہ

یوم شنبہ ‏ ۲۶ شوال سنہ ۱۳۷۰ ہجری

جلد ۳۹/۵ ★ ۳۱ وفا ۱۳۳۰ ہش ★ ۳۱ جولائی ۱۹۵۱ء ★ نمبر ۱۷۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ جولائی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو کل تکلیف میں جو کمی ہوئی تھی۔ وہ آج بھی قائم رہی۔ آج عصر کے وقت مالش کروائی تھی۔ جس سے درد کچھ زیادہ ہو گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیماری کی وجہ سے تا اطلاع ثانی تمام ملاقاتوں کو بند کر دیا ہے۔ احباب حضور کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سالکوں کا اس کے سوا اور کوئی امام نہیں اور راہروؤں کو اس کے سوا اور کوئی رستہ دکھلانیوالا نہیں۔ اس کا مقام وہ مقام ہے کہ اس کے انوار سے طائرِ قدس کے وہاں جانے سے پر جلتے ہیں۔ مخلوق کو اس کی دلی مراد عطا فرمائی۔ یعنی حق اور راستی اور اس کو اژدہا کے منہ سے چھڑا لیا۔ ایک طرف تو بادشاہانِ وقت اس کے جاہ و جلال کو دیکھ کر حیران ہیں۔ اور دوسری طرف ہر ایک عقل کا مدعی اس کے علم اور عقل کو دیکھ کر ششدر ہے۔ اس کے علم اور اس کی طاقت

پنڈت نہرو نے وزیر اعظم پاکستان کی کراچی میں تجاویز امن پر گفتگو کے لئے آنیکی دعوت نامنظور کر دی

کراچی ۳۰ جولائی۔ وزیر اعظم پاکستان نے اگلے دن پنڈت نہرو کو دونوں ملکوں میں مستحکم امن کے لئے تجاویز قیام امن پر گفتگو کیلئے جو دعوت دی تھی۔ پنڈت نہرو نے اسے مسترد کر دیا ہے اور لکھا ہے کہ میں مشروط دعوت منظور نہیں کر سکتا۔ یاد رہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے محض یہ شرط لگائی تھی۔ کہ تجاویز امن پر گفتگو کو مؤثر بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سب سے پہلے ہندوستانی فوجوں کو اپنی جگہوں پر واپس بلا لیا جائے۔ جہاں وہ زمانہ امن میں تھیں۔ پنڈت نہرو نے اپنے مراسلہ میں لکھا ہے۔ یہ شرط ایسی ہے جس سے میرا کراچی میں آنا بے معنی ہو گیا ہے۔ البتہ پنڈت نہرو نے جواباً خان لیاقت کو دہلی آنے کی دعوت دی ہے۔ اور لکھا ہے کہ جب بھی آپ کو سہولت ہو آپ ان امور پر جو دونوں ملکوں میں مشترکہ ہیں۔ بات چیت کے لئے دہلی آ جائیے۔

سارے مشرق وسطی میں جنگ کی آگ بھڑک اٹھنے کا خطرہ:-

عراق ۳۰ جولائی۔ بغداد کے نقیب الاشرف السید جیلانی نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ہندوستان کے پاکستان کی سرحدوں پر اجتماع سے پورے عالم اسلام کو تشویش ہے۔ اور اس سے دنیا بھر کے مسلمانوں میں بڑا ہیجان اور اضطراب پھیل گیا ہے۔ آپ نے بیان میں کہا ہے کہ ہندوستان نے آج تک صلح و امن کی ہر پیشکش کو ٹھکرا دیا ہے۔ اور پاکستان کے ساتھ مسئلہ کشمیر کے معاملہ میں کبھی کسی سمجھوتے پر عمل نہیں کیا۔ اس کے برعکس پاکستان نے اس سلسلے میں تمام بین الاقوامی سمجھوتوں کی پابندی کی ہے۔ آپ نے بیان کے آخر میں کہا ہندوستان و پاکستان میں جو خطرہ جنگ ہے۔ یہ خطرہ جنگ کو صرف انہی دو ملکوں تک محدود رکھنے کا نہیں بلکہ اس سے بالعموم ساری دنیا اور بالخصوص سارے عالم اسلام اور مشرق وسطی میں جنگ کی آگ بھڑک اٹھے گی

• کراچی ۳۰ جولائی۔ پاکستان میں سعودی عرب کے وزیر مختار السید عبد الحمید الخطیب نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ ہندوستان و پاکستان کے نزاعی مسائل پُر امن طریق سے حل ہو جائیں گے اور دونوں ملکوں میں جنگ کی نوبت نہیں آئے گی۔

• کشتیا:- ۳۰ جولائی آج یہاں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ پاکستان کا ہر فرد بلالحاظ مذہب و ملت تحفظ پاکستان کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دے گا۔ آپ نے کہا بھارت تشدد کا راستہ اختیار کر رہا ہے۔ بلکہ تقسیم کے بعد ہی سے تمام بھارتی لیڈروں کی طرف سے پاکستان کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کی کوششیں شروع ہیں۔ جس کی ایک مثال اس کا پاکستان کے جائز علاقہ جوناگڑھ پر طاقت سے قبضہ کر لینا ہے۔

مغربی بنگال کے اخبار جھوٹی خبریں پھیلا رہے ہیں پاکستان کا احتجاج

کراچی ۳۰ جولائی حکومت پاکستان نے حکومت ہندوستان سے مغربی بنگال کے بعض اخبارات کی بعض جھوٹی بے بنیاد اور سنسنی خیز خبروں کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ اس احتجاجی مراسلہ میں کلکتہ کے اخبار ہندوستان سٹینڈرڈ کی دو خبروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن میں سے ایک تو یہ ہے کہ پچھلے دنوں اس اخبار نے یہ خبر شائع کی کہ مشرقی بنگال سے آنیوالے نادکار وطن کی ایک ریل گاڑی پر حملہ کر دیا گیا۔ اس خبر کی تردید کل پنڈت نہرو اپنی تقریر میں کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ اسی اخبار نے ایک خبر گوالپاڑہ کے تین دیہات پر پاکستان کے قبضہ کر لینے کے متعلق چھاپی تھی جس کی تردید ہندوستان کے سرکاری حلقے کر چکے ہیں

آج بھی غیر فوجی علاقہ متعین نہ ہو سکا

ٹوکیو ۳۰ جولائی۔ کوریا میں جنگ بند کرنے کے متعلق عارضی صلح کی بات چیت کے سلسلے میں اقوام متحدہ اور کمیونسٹوں کے نمائندوں میں آج پھر ۳ گھنٹے تک ملاقات ہوئی۔ لیکن غیر فوجی علاقے کے تعین کے سلسلے میں کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ اور دونوں طرف کے نمائندے اپنے اپنے نظریئے پر ڈٹے رہے۔ اقوام متحدہ کے وفد کے لیڈر ایڈمرل جوائے نے کمیونسٹ نمائندوں کو اپنے اس سوال کے جواب پر نظر ثانی کے لئے کہا ہے۔ جس میں اقوام متحدہ کے نمائندوں نے یہ کہا تھا۔ کہ غیر فوجی علاقہ کا تعین موجودہ محاذ جنگ سے ساتھ ساتھ مقرر کیا جائے۔

★ واشنگٹن ۳۰ جولائی۔ امریکی وزیر دفاع نے ایک بیان میں اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ کہ کوریا میں جنگ بند کرنے کی بات چیت شاید ستمبر کے پہلے ہفتے تک چلے۔

ہندوستان میں غذا کا قحط

نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ ہندوستان کے وزیر خوراک نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس سال ہندوستان نے بیرونی ملکوں سے ۹ لاکھ ۷۰ ہزار ٹن چاول درآمد کیا۔ لیکن اس کے باوجود ملک میں چاول کی قلت ہے اور غذا کی صورت حال سخت نازک ہے۔

قدوائی کابینہ سے نکلنا چاہتے ہیں

نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ ہندوستان کے رکن مواصلات مسٹر قدوائی جو پچھلے دنوں کانگرس سے مستعفی ہو گئے تھے پنڈت نہرو سے ملاقات کر رہے ہیں۔ آپ اس ملاقات میں پنڈت نہرو پر استعفا کیلئے زور دیں گے۔ کہ انہیں وزارت سے جلد از جلد سبکدوش کر دیا جائے۔

لاہور حکومت پنجاب نے جیلوں کے متعلق گذشتہ شہر میں جو اصلاحاتی کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کی سفارشات منظور کر لی ہیں۔ ان سفارشوں میں موٹی موٹی یہ ہیں۔ جیلوں کو اصلاحی ادارے بنا دیا جائے۔ قید بامشقت میں چکی پیسنا ممنوع ہو۔ ہر روز دو گھنٹے جبری پڑھائی ہوا کرے۔ جیل کی صنعتوں کو وسیع کیا جائے۔ تجربے کے طور پر بڑے بڑے کھیت قیدیوں کو دے کر انہیں بال بچوں سمیت رکھا جائے وغیرہ وغیرہ

برمی صحافیوں کے اعزاز میں عصرانہ

لاہور ۳۰ جولائی۔ ڈائریکٹر تعلقات عامہ پنجاب کی طرف سے آج برمی صحافیوں کے اعزاز میں ایک دعوت عصرانہ ترتیب دی گئی۔ جس میں وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ۔ وزیر زراعت صوفی عبد الحمید وزیر تعلیم سردار عبد الحمید دستی وزیر مالیات محمد حسین چٹھہ وزیر تعمیرات عامہ محمد خاں لغاری اور وزیر صنعت علی حسین شاہ گردیزی کے علاوہ صوبائی حکومت کے افسران اعلیٰ اور مقامی مدیران جرائد نے بھی شرکت کی۔

(سٹاف رپورٹر)

یورپ کے مبلغین اسلام کی تیسری کانفرنس ختم ہو گئی

لندن ۳۰ جولائی چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لندن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ یورپ کے مبلغین اسلام کی تیسری کانفرنس کل یہاں بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ کل رات مبلغین کے اعزاز میں ایک استقبالیہ اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں یورپ کے متعدد مشنوں کے نمائندوں نے دین اسلام کے مختلف پہلوؤں پر نہایت پُر معارف تقاریر کیں۔ نیز انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں یہاں اخبارات کے نمائندوں اور مدیران جرائد سے بھی خطاب کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

ہے اک تری تصویر جو مٹتے نہیں مٹتی

نوٹ :- اردو میں عام طور پر مٹائے نہیں [illegible] لا جاتا [illegible] وہاں یہ مراد ہوتا ہے کہ انسان مٹانا چاہتا ہے مگر نشان نہیں مٹتا۔ اس کے برخلاف ایک نقش ایسا [illegible] ے کہ کوئی خود تو اسے مٹانا نہیں چاہتا لیکن مرورِ زمانہ سے وہ کمزور پڑتا جاتا ہے۔ چونکہ میں نے اسی مضمون کو لیا ہے۔ اس لئے بجائے مٹائے نہیں مٹتی کے مٹتے نہیں مٹتی استعمال کیا ہے۔ جاہل ادیبوں کے نزدیک [illegible] یہ ناجائز تصرف معلوم ہو گا۔ مگر واقفوں کے نزدیک مفید اضافہ (۲۸ر جولائی ۱۹۵۱ء)

یہ کیسی ہے تقدیر جو مٹتے نہیں مٹتی
پتھر کی ہے تحریر جو مٹتے نہیں مٹتی

سب اور تصور تو مرے دل سے مٹے ہیں
ہے اک تری تصویر جو مٹتے نہیں مٹتی

اب تک ہے مرے قلب کے ہر گوشہ میں موجود
اُن لفظوں کی تاثیر جو مٹتے نہیں مٹتی

کس زور سے کعبہ میں کہی تم نے مری جاں
اِک گونجتی تکبیر جو مٹتے نہیں مٹتی

انسان کی تدبیر پہ غالب ہے ہمیشہ
اللہ کی تدبیر جو مٹتے نہیں مٹتی

ڈلہوزی و شملہ کی تو ہے یاد مٹی محو
ہے خواہشِ کشمیر جو مٹتے نہیں مٹتی

اسلام کو ہے نور ملا نورِ خدا سے
ہے ایسی یہ تنویر جو مٹتے نہیں مٹتی

کُن کہہ کے نیا باب بلاغت کا ہے کھولا
ہے چھوٹی سی تقریر جو مٹتے نہیں مٹتی

مضمون نگار اصحاب توجہ فرمائیں

(۱) اکثر مضمون نگار اصحاب اپنے مضامین میں آیات قرآن مجید اور احادیث درج کرتے ہیں لیکن حوالہ درج نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے ادارہ کو حوالہ کی تلاش میں بے حد دقت پڑتی ہے۔ براہ کرم آئندہ سے آیات قرآن مجید اور احادیث کے حوالے بھی درج فرمایا کریں۔ بصورت دیگر مضمون نہ چھپنے کی ذمہ واری ادارہ پر نہ ہوگی۔
(۲) مضامین خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھے جائیں۔ (ادارہ)

ایم ایس سی میں شاندار کامیابی

میرے چھوٹے بھائی شیخ عبدالمجید خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال ایم ایس سی میڈیکل کے امتحان میں گورنمنٹ کالج لاہور میں اول اور پنجاب یونیورسٹی میں دوئم رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی بابرکت کرے آمین
عبد العزیز شیخ تحصیلدار راج گڑھ لاہور

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ "الفضل" خود خرید کر پڑھے

[illegible] رحمت کا وارث بننے کا موقعہ بخشا گیا ہے

[illegible] نا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے :-
[illegible] ا لے کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ [illegible] ہے مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ قرار دے [illegible] ہ بات پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا۔"
تحریک جدید ایک الٰہی تحریک ہے اس کی خاطر مالی قربانی کرنے کا مطالبہ درحقیقت ہمیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا وارث بنانے کیلئے کیا گیا ہے۔

چندہ مسجد واشنگٹن

احباب جماعت توجہ فرمائیں

مساجد کی تعمیر اور خصوصاً عیسائی دنیا میں خانہ خدا کی تعمیر کی اہمیت احباب پر واضح ہے۔ آپ اس سے قبل بھی غیر ممالک میں مساجد بنا کر اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے ساتھ وابستگی کا ثبوت دے چکے ہیں۔ واشنگٹن جیسے مقام میں مسجد کی تعمیر پر ڈیڑھ لاکھ روپے اخراجات کا اندازہ کچھ زیادہ نہیں آپ کی ذرا سی توجہ اور ہمت جہاں اس کام کو جلد مکمل کرنے کا موجب ہوگی۔ وہاں آپ کے لئے اور آپ کے اہل و عیال کے لئے برکات کا موجب ہوگی۔ خدا تعالیٰ کے کام تو ہو کر رہیں گے۔ مسجد واشنگٹن تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ضرور بن کر رہے گی۔ لیکن کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے کام کو اپنا کام سمجھتے ہوئے اس کو جلد مکمل کرانے کا موجب بنیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد آپ کی یاد دہانی کے لئے تحریر ہے۔

" امریکہ میں اس وقت چار مبلغ کام کر رہے ہیں۔ مگر ابھی تک امریکہ کے مرکز میں مسجد نہیں بنی تھی۔ اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ واشنگٹن جو امریکہ کا دار الحکومت ہے وہاں مسجد بنائی جائے۔ بلکہ ایک مکان سوا لاکھ روپیہ کو خرید لیا گیا ہے۔ .... امریکہ وہ ملک ہے جو کھربوں میں کھیل رہا ہے۔ اس (مسجد) کے لئے جو جگہ خریدی گئی ہے۔ وہ سوا لاکھ روپے کی ہے۔ اور پچیس ہزار ابھی اور اس پر خرچ ہو گا۔ درحقیقت یہ عمارت بھی وہاں کی عظمت کے لحاظ سے چھوٹی ہے۔ .... دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس چیز کا خیال رکھیں۔ کہ ان پر کتنے بوجھ ہیں .... پس بوجھ سے مت ڈرو۔ بلکہ یہ دیکھو کہ تمہاری زندگیوں میں کتنے بڑے کام سرانجام پا جاتے ہیں۔"

پس احباب جماعت کی خدمت میں عموماً اور عہدیداران جماعت کی خدمت میں خصوصاً درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اس فرض سے سبکدوش ہونے کی جلد از جلد کوشش فرمائیں۔

قائمقام وکیل المال تحریک جدید

چندہ لازمی ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک پہنچ جانا چاہیئے

ضروریاتِ سلسلہ احمدیہ اس امر کی متقاضی ہیں کہ ہر ایک جماعت اور فرد کا چندہ ماہ بماہ داخل خزانہ ہوتا رہے۔ چنانچہ چندہ کی باقاعدگی کے متعلق متعدد بار اعلان ہو چکا ہے کہ ہر ماہ کا چندہ ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔
لہذا عہدیداران جماعت سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ آئندہ مرکز کی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے اس کے مطابق عمل فرمائیں گے۔
ناظر بیت المال ربوہ

انجنیئرنگ کالج لاہور میں داخل ہونیوالے احمدی طلباء

انجنیئرنگ کالج لاہور میں داخل ہونے والے طلباء کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کالج کے طلباء کی مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہے۔ کالج میں داخل ہونے والے احمدی دوست مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں :
فضل الرحمن واقف زندگی پسر مولوی عبد الغفور صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب ایبٹ آباد سرحد

(سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کا قومی اجتماع ہے اسمیں ضرور شامل ہوں۔ نائب مہتمم)

روزنامہ "الفضل" لاہور

مورخہ ۳۱ جولائی ۵۱ء سہ شنبہ

سچے اور جھوٹے نبی کی پہچان کا معیار

(۵)

مودودی صاحب اپنے جواب میں فرماتے ہیں:-

"دیکھنے کی چیز تو یہ ہے۔ کہ اس سے پہلے آئے ہوئے کلامِ الٰہی کی روشنی میں اس کا مقام کیا ہے؟ وہ چیز کیا لایا ہے؟ اور اسکی زندگی کیسی ہے؟ ان معیاروں پر کوئی شخص پورا نہ اترتا ہو۔ تو آپ سخت غلطی کریں گے۔ اگر اس کے دعوے کو صرف اس بنار پر مان لیں گے۔ کہ آپ کی آنکھوں نے اسے اس دنیا میں سزا ملتے نہیں دیکھا۔

جو تین معیار میں نے اوپر بیان کئے ہیں۔ ان میں سے مؤخر الذکر دو معیار ایسی صورت میں سرے سے قابلِ لحاظ نہیں رہتے جبکہ پہلے ہی معیار سے کسی مدعیٔ نبوت کا دعویٰ بخیریت نہ گذر سکے۔ جب قرآن اور احادیث صحیحہ ہی سے یہ ثابت ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ تو یہ دیکھنے کی کیا ضرورت باقی رہتی ہے کہ حضور کے بعد دعوائے نبوت کرنے والا کیں لایا ہے اور کیسا انسان ہے اگرچہ مرزا صاحب میرے نزدیک دوسرے اور تیسرے معیار کے لحاظ سے بھی مقام نبوت سے اس قدر فروتر ہیں۔ کہ باب نبوت کھلا بھی ہوتا تو کم ازکم کوئی معقول آدمی تو ان پر نبوت کا گمان نہیں کرسکتا تھا لیکن میں اس بحث کو قرآن وحدیث کے ناطق فیصلے کے بعد غیر ضروری بھی سمجھتا ہوں۔ اور خدا ورسول کے مقابلے میں گستاخی بھی۔"

(ترجمان القرآن صفحہ ۱۷۹)

اپنے سوال میں سائل نے واضح کیا تھا۔ کہ "مجھ پر یہ ثابت ہوچکا ہے۔ کہ

(۱) مرزا صاحب کے دعاوی قرآن اور اقوال نبوی کے خلاف نہیں۔

(۲) مرزا صاحب کی نبوت آنحضرت کی شان گھٹانے کے لئے نہیں۔ بلکہ اگر موسوی فیضان سے قریہ قریہ نبی ہوسکتے ہیں۔ تو مقام محمدی کے مطابق گاؤں گاؤں ایسے لوگ ہونے چاہئیں۔ جو بتائیں کہ ہم نے شریعت محمدیہ پر عمل کرکے مکالمہ الٰہیہ حاصل کیا ہے۔ خود مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ:-

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است"

ترجمان القرآن صفحہ ۱۷۷

سائل نے صاف صاف لکھا تھا کہ

(حضرت) مرزا صاحب (علیہ السلام) کی ۲۵ کتب تحقیقی نظر سے دیکھ چکا ہوں۔ اور اس کے بعد علمائے اسلام کی بعض کتب بھی ان کے رد میں دیکھی ہیں۔

پھر سائل نے یہ بھی صاف صاف لکھا تھا۔ کہ "علماء کی کتب کے متعلق میرا مجموعی اثر یہ ہے کہ انہوں نے (حضرت) مرزا صاحب (علیہ السلام) کی تحریروں میں تحریف کرکے غلط مطالب ان کی طرف منسوب کئے ہیں۔ جس موضوع پر انہوں نے قلم اٹھایا۔ اس پر انہیں عبور نہیں تھا۔"

اب ذرا غور فرمائیے۔ سائل نے جو اپنا تاثر بیان کیا ہے۔ اسکی بنیاد اس ٹھوس حقیقت پر ہے۔ کہ اس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کم ازکم ۲۵ کتب بنظرِ تحقیق مطالعہ کی ہوئی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اس نے مخالفین کی کتب کا بھی بغور مطالعہ کیا ہے۔ اس کے بعد اس نے ان مخالفین سے خط وکتابت بھی کی ہے۔ الغرض ایک انسان تحقیقِ دین کے لئے جو کچھ کرسکتا ہے۔ سائل نے کیا ہے۔ تب کہیں جاکر وہ اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ جو اس نے اپنے سوال میں پیش کیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں مودودی صاحب کا استکبار ملاحظہ فرمائیے کہ آپ نے جہاں تک آپ کے جواب سے ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک بھی کتاب نہیں پڑھی۔ لیکن جواب لکھنے کے لئے جھٹ قلم اٹھالیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ کے جواب میں سوا چند تعلّی آمیز بلا دلیل دعووں کے اور کچھ نہیں ہے۔ ایسی صورت میں بھلا سائل کی خاک تسلّی وتشفّی ہوسکتی ہے۔ سائل کا جواب دینے کے لئے محققانہ طریق جو آپ کو اختیار کرنا چاہیئے تھا۔ وہ یہ تھا کہ پہلے وہ سائل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور مخالفین کی کتب کے نام دریافت کرتے۔ ان کتب کا مطالعہ بغور فرماتے۔ پھر مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں جو دلائل حضور اقدس علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں ان پر جرح قدح کرتے۔ اور اس طرح اپنا نقطۂ نظر صحیح ثابت کرنے کی کوشش فرماتے۔ یہ تو ہے ایک محقق کا طریقِ کار مگر مودودی صاحب نے یہ تو کیا اتنا بھی تو نہیں کیا۔ کہ اپنے دعاوی کے ثبوت میں قرآن وحدیث کی سند ہی پیش کرتے۔ آپ نے نبوت کی شناخت کے لئے جو تین چیزیں بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے پہلی "نبوت بند" کے متعلق ہے۔ اس کے متعلق آپ نے زیادہ سے زیادہ جو فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ ان کی دانست میں قرآن وحدیث کے مطابق باب نبوت بند ہوچکا ہے۔ اور اس کے متعلق آپ نے پھر کبھی لکھنے کا وعدہ فرمالیا ہے اور بس۔ باقی دو چیزوں کے متعلق بھی آپ نے زیادہ تر انحصار اس پہلی بات پر رکھا ہے۔ مگر ساتھ ہی اپنے فطری استکبار وتبختر کا بھی اظہار فرمادیا ہے۔ آج ہم تھوڑا سا کچھ انہی دو باتوں کے متعلق عرض کریں گے۔ یہ دونوں باتیں دراصل توام ہیں اور یہی وجہ ہے۔ کہ مودودی صاحب کے جواب میں نیچرل طور پر یہ باتیں آگئی ہیں۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تقریبًا ہر اولوالعزم نبی کے بعد "نبوت بند" کا تصور رونما ہوتا رہا ہے۔ اگرچہ قرآن کریم میں اس کی دو مثالیں نہایت وضاحت سے بیان کی گئی ہیں۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کے واقعات کو جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔ اگر غور سے پڑھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ یہ متعدی مرض ہر نبی کی امت کو لگتا رہا ہے۔ اور مخالفت کی یہ بھی ایک بڑی وجہ بنتی ہے۔

بات یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی امتیں امتدادِ زمانہ کے ساتھ اصل تعلیم کو مسخ کرکے اس کا ایک خود ساختہ تصور بنالیتی ہیں۔ اور اسی کو حقیقی تعلیم سمجھ کر اس کے ساتھ ایسی چمٹ جاتی ہیں۔ کہ جب آنے والا نبی اصل تعلیم پیش کرتا ہے۔ تو وہ اسکو پہچان ہی نہیں سکتیں۔ اور سمجھتی ہیں کہ یہ باتیں ہمارے نبی کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ اس لئے وہ بزعم خود نئے نبی کی دست بُرد سے عوام کو بچانے کے لئے "نبوت بند" کے خود ساختہ مسئلہ کا بھی بڑا سہارا لیتی ہیں۔

ایسی امتوں کے سروں کو جو اصل تعلیم سے منحرف ہوکر لادینی طریقوں کو ہی دین سمجھتی ہیں۔ استکبار اور تبختر کا بخار چڑھنا لازمی ہے۔ اصل تعلیم کا مسخ شدہ تصور ایک کریلا کڑوا دوسرے نیم چڑھا کا کام دیتا ہے۔ اس طرح چونکہ ذہنیت کا تمام تانابانا درہم برہم ہوچکا ہوتا ہے۔ اس لئے پہلے تو وہ "نبوت بند" کا ہی ہتھیار پورے زور کے ساتھ چلاتے ہیں اور ساتھ ہی وہ وار بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ مودودی صاحب فرماتے ہیں۔

"(حضرت) مرزا صاحب (علیہ السلام) میرے نزدیک دوسرے اور تیسرے معیار کے لحاظ سے بھی مقامِ نبوّت سے اس قدر فروتر ہیں۔ کہ باب نبوت کھلا بھی ہوتا تو کم ازکم کوئی معقول آدمی تو ان پر نبوت کا گمان نہیں کرسکتا تھا۔"

یہ دو معیار مودودی صاحب کے نزدیک یہ ہیں۔

(۱) مدعی نبوت چیز کیا لایا ہے۔

(۲) اس کی زندگی کیسی ہے۔

اب مودودی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق قطعًا اس طرح کوئی تحقیقات نہیں فرمائی۔ جس طرح سائل نے کی ہے۔ نہ اس کی طرح ان کی تصانیف دیکھی ہیں۔ نہ مخالفین کے اعتراضات کی جانچ کی ہے۔ اور نہ کوئی اور تحقیق کی ہے۔ فرمادیا ہے بس جو کچھ فرمادیا ہے۔

اب آیئے قرآن کریم سے دیکھیں۔ کہ ایسا جواب کون لوگ دیا کرتے ہیں۔ سورہ ہود میں نوح علیہ السلام کے مخالفین کہتے ہیں۔

فقال الملأ الذين كفروا من قومه ما نرٰك الا بشرًا مثلنا وما نرٰك اتّبعك الا الذين هم اراذلنا بادى الرأى"

یعنی نوح علیہ السلام کی قوم میں سے جن سرداران عظام نے انکار کیا تھا۔ کہا ہم تو تم کو محض اپنا سا ایک معمولی انسان دیکھتے ہیں۔ (یعنی جس طرح ہمیں اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں اسی طرح تجھ کو بھی کوئی تعلق نہیں) اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کوئی معقول آدمی تم پر نبوت کا گمان تک نہیں کرسکتا۔ البتہ چند ہمارے رذیل اور سرسری نظر رکھنے والے اور غیر معقول لوگ تیرے پیرو ہوگئے ہیں۔

اب دیکھیئے مودودی صاحب کے قول میں اور اس قول میں ذرا بھی فرق نہیں ہے۔ اگر ہے تو صرف طرزِ کلام کا فرق ہے۔ قرآن کریم میں ایسے اور بھی اقوال مل سکتے ہیں۔ ایک اور قول ملاحظہ فرمائیے۔ سورہ زخرف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

قالوا لولا نزل هٰذا القراٰن على رجل من القريتين عظيم۔

یعنی اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید دو بستیوں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں ہوا۔

مطلب یہ کہ کسی کو اگر نبی بنانا ہی تھا۔ تو کوئی ایسا آدمی بنایا جاتا۔ جو اس کے قابل ہوتا۔ یہ جو مدعی ہے۔ یہ تو ہمارے نزدیک مقامِ نبوت سے بہت فروتر ہے۔

اس کے آگے اللہ تعالےٰ کیا خوب جواب فرماتا ہے۔

اهم يقسمون رحمة ربك

یعنی کیا تیرے رب کی رحمت یہ معترضین تقسیم کرتے ہیں؟

نحن قسمنا بينهم معيشتهم فى الحيٰوة الدنيا ورفعنا بعضهم فوق بعض درجٰت ليتخذ بعضهم بعضًا سخريًا ورحمة ربك خير مما يجمعون۔ (سورہ زخرف) یعنی جس طرح ہم ان کی گذر اوقات کے لئے نعمتیں ورلی زندگی میں ان کو بخشتے ہیں۔ اور جس طرح ان میں سے بعض کو ہم نے درجوں میں بعض دوسروں پر بلند کیا ہے۔ تاکہ بعض بعض کو درجہ بدرجہ اپنا محکوم بنائیں۔ اسی طرح ہم جس کو چاہیں اپنی رحمت سے سرفراز کرتے ہیں۔ اور ہماری رحمت اس جاہ ومال سے بدرجہا بہتر ہے۔

(باقی)

درخواست دعا۔ مولوی سید ابوالحسن صاحب سونگھڑ بڑی عرصۂ دراز سے بمرض صرع علیل چلے آرہے ہیں۔ جسکی وجہ سے دونوں ٹانگوں پر بہت زبردست اثر پڑا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمادیں۔

یادِ ایام

آج سے چوالیس سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

سیالکوٹ پُر معارف تقریر

(۳)

بہت لوگ بظاہر جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ مگر دراصل چھپے ہوئے مرتد ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو آزماتا ہے۔ اور وہ تھوڑی سی بات پر رہ جاتے ہیں۔ اور ان کا اندرونہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ کئی ایک خط ہمارے پاس بھی آتے ہیں۔ اور جاہل لوگ بیعت کنندوں کو بہکاتے ہیں کہ تمہاری بیعت سے کیا فائدہ حاصل ہوا۔ جبکہ تمہارے گھر میں کوئی بیٹا بھی پیدا نہ ہوا۔ کیا خدا تعالیٰ نے مجھے اس واسطے بھیجا ہے۔ کہ میں لوگوں کو بیٹے دیا کروں۔ خدا تعالیٰ تو اب یہ چاہتا ہے کہ دین درست ہو جاوے۔ اور بیٹوں کے خیال بھی جاتے رہیں۔ نہ کہ لوگ مرید ہو کر آزمائش کیا کریں۔ کہ بیٹے پیدا ہوتے ہیں یا کہ نہیں۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ انما اموالکم واولادکم فتنۃ۔ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہارے واسطے فتنہ ہیں۔ یہ بے وقوف لوگ اس طرح خدا تعالیٰ پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور وہ سچے مسلمان نہیں۔ جو ان باتوں کے پیچھے پڑتے ہیں۔ باوا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہے۔ کہ ان کا بیٹا مر گیا۔ تو کسی نے ان کو خبر دی۔ انہوں نے جواب دیا کہ سگِ بچہ مردہ است دفن کنید۔ پورا مومن وہ ہے جو باوجود اولاد کے بے اولاد اور باوجود بیوی کے ہونے کے مجرّد ہو۔ اور باوجود مال رکھنے کے فقیر ہو۔ اور باوجود دوستوں کے ہونے کے اکیلا ہو۔ خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کا شریک ہو۔ لوگ شرک کے لفظ کو محدود کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ بتوں کی پوجا کرنا ہی شرک ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ ہر ایک چیز جو خدا تعالیٰ کے سوا ہے۔ اس کے ساتھ دل لگانا شرک میں داخل ہے۔ بہت لوگ اس قسم کے ہیں۔ کہ اگر بیعت کے بعد ان کی بیوی مر جائے۔ یا بچہ مر جائے۔ یا مال میں نقصان ہو۔ تو وہ ٹھوکر کھاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ روزِ ازل سے جانتا ہے۔ کہ یہ لوگ بیعت میں داخل نہیں۔ ہر ایک سمجھ لے کہ جو ایسا چاہتا ہے۔ وہ آج ہی نکل جاوے۔ یہ دنیا ختم ہونے کو ہے۔ اس کے آگے ایک جہان ہے۔ جو کہ ختم ہونے والا نہیں۔ جو شخص اس دنیا میں ہی ان چیزوں سے جدا ہو جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو غریب بنا لیتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کو پا لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ظالم نہیں۔ جو لوگ درحقیقت خدا تعالیٰ کے واسطے دنیا کو چھوڑ دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں دنیا بھی دیتا ہے۔ پس تم خدا تعالیٰ کے واسطے مال کی خواہش چھوڑ دو۔ اور اس کے واسطے اولاد کے خیال کو ذلیل جانو۔ تو تم کو خدا تعالیٰ مال اور اولاد سب کچھ دے گا۔ وہ سب کچھ دیتا ہے۔ مگر وہ نہیں چاہتا کہ اس کا کوئی شریک ہو۔ عقلمند خدا تعالیٰ پر ایمان لانے والا اس بات کو پہچانتا ہے۔ کہ اصل جڑ توحید ہی ہے۔ آئے دن خدا اور رسول صلعم پر طعن مارنے والا آدمی اچھا نہیں۔ جو تکلیف تجھے پہنچتی ہے۔ وہ تیرے اپنے نفس کے سبب سے ہے۔ ہاں صادق پر بھی بلا آتی ہے۔ مگر وہ بلا برنگ ایلام نہیں آتی۔ بلکہ برنگ انعام آتی ہے۔ اور اس سے صادق کے درجات بڑھتے ہیں۔ صادق بلا کے وقت ایسا نہیں ہوتا کہ تعلق توڑنے کو تیار ہو جاوے۔ بلکہ قدم آگے بڑھاتا ہے۔ ہاں جن لوگوں کے دلوں میں پہلے ہی سے بیماری ہوتی ہے۔ ان کی بیماری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ خدا کی جماعت میں داخل ہو کر خدا پر احسان مت رکھو۔ بلکہ خدا کا احسان تم پر ہے۔ وہ قادر ہے۔ چاہے ایک کو فنا کرے اور دوسرے کو اس کی جگہ لاوے۔ یہ زمانہ لوطؑ اور نوحؑ کے زمانہ کی مانند ہے۔ اور اب بھی خدا تعالیٰ نے ان کو سمجھانے کے واسطے ایک آدمی بھیجا ہے۔ تاکہ یہ سمجھ جاویں۔ اور عذاب سے بچ جاویں۔ اور ہمیشہ سے خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے۔

ضرورت امام

یہ غلطی ہے اگر کوئی کہے کہ لوگ خود بخود سمجھ سکتے ہیں۔ امام کی کیا ضرورت ہے۔ دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے دنیا میں یہود تھے۔ ان کے پاس خدا تعالیٰ کی کتاب موجود تھی۔ اور وہ نبیوں کو مانتے تھے۔ مگر باوجود کتاب کے ہونے کے وہ معاصی میں گرفتار ہوئے۔ اور فسق و فجور میں غرق ہوئے۔ اور ان سے باز نہ آئے۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اسلام کو قبول کر لیا۔ سنت اللہ ہمیشہ اسی طرح سے جاری ہے۔ کہ قوت آسمان سے اترتی ہے۔ بدی سے روکنے کے واسطے خدا تعالیٰ کسی کو بھیجتا ہے۔ وہ اسی نور کے ذریعہ سے جو اسے خدا تعالیٰ سے ملتا ہے۔ ایک جماعت بناتا ہے۔ پرانے یہودی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھے۔ وہ کسی کو راہِ راست پر نہ لا سکے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے چند سالوں میں مشرق سے مغرب تک اپنا اثر دکھایا اور لوگ بدیوں کو چھوڑ کر نیکیوں کے اختیار کرنے میں مستعد ہو گئے۔ یہودیوں کے پاس دو ہزار سال سے خدا کی کتاب توریت موجود تھی۔ باوجود اس کے وہ بندر کے بندر ہی رہے۔ سنت اللہ یہی جاری ہے۔ کہ ایسے وقت میں خدا کا مرسل ضرور آیا کرتا ہے۔ دیکھو جب خزاں کا وقت آتا ہے۔ اور کل پتے درختوں سے گر جاتے ہیں۔ نہ پھل رہتا ہے نہ پھول رہتا ہے۔ درخت ایسے ہو جاتے ہیں۔ کہ گویا کاٹنے کے قابل ہیں۔ خوشبو کے عوض ان سے بدبو آتی ہے۔ اور خوش شکلی کے عوض بدصورتی نظر آتی ہے۔ اس وقت تم سمجھو۔ اب بہار کا وقت قریب آ گیا ہے جس طرح جسمانی عالم ہے۔ اسی طرح روحانی عالم بھی ہے۔ روحانی عالم پر جب خزاں کا وقت آتا ہے۔ تو لوگوں کے اقوال خراب ہو جاتے ہیں۔ اعمال بگڑ جاتے ہیں۔ ایمان کے پتے اور پھل اور پھول سب گر جاتے ہیں۔ اس وقت سمجھنا چاہیئے۔ کہ اب بہار کا وقت بھی آ گیا ہے۔ سچے نبی کا یہ نشان ہے۔ کہ اس کے وقت سے پہلے خزاں ضرور ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے قرآن شریف نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ثبوت پورے طور سے دیا ہے۔

ثبوت رسالت محمدیہ

میں نے توریت پڑھی ہے۔ انجیل بھی دیکھی ہے۔ کسی کتاب نے اس قسم کا ثبوت نہیں دیا۔ قرآن شریف کو تدبّر سے پڑھنے والے سمجھتے ہیں۔ کہ جتنے قصے پہلے زمانوں کے شریروں اور بدکاروں کے اس میں درج ہیں۔ ان سب میں یہ اشارہ ہے۔ کہ یہ تمام مفاسد اس وقت بھی دنیا کے اندر موجود ہیں۔ پہلے زمانہ میں جہاں ایک یا دو بد اعمال کی وجہ سے رسول کے آنے کی ضرورت ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں وہ تمام بد اعمالیاں یکجائی طور پر جمع ہو گئی تھیں۔ تو پھر رسول کی ضرورت کیونکر نہ پڑتی۔ اللہ تعالیٰ ایک حجت پیش کرتا ہے۔ کہ جب متفرق بد اعمالیاں جو کسی کسی زمانہ میں ہوا کرتی تھیں۔ ان کا فساد تھوڑا تھا۔ ان کے واسطے رسول کی ضرورت پڑی۔ تو جب ان سب کا مجموعہ ایک ہی وقت میں ہو گیا۔ تو اس وقت کیسے ذی شان نبی کی ضرورت تھی۔ وہ ایسا زمانہ تھا۔ کہ جاہل اپنی جہالت میں حد سے گزر چکے تھے۔ اور اہل کتاب بھی بگڑ گئے تھے۔ اس وقت کچھ ہوا ہی ایسی چلی تھی۔ دیانند نے بھی گواہی دی۔ کہ اس وقت ہندوستان میں بت پرستی کا بڑا زور ہو رہا تھا۔ ایسی عالمگیر خرابی کے وقت میں آنحضرتؐ کے ظہور کی کس قدر ضرورت تھی۔ اس وقت خزاں کی ایسی ہوا چل رہی تھی۔ کہ اس نے نہ کسی درخت کو چھوڑا تھا۔ اور نہ کسی پھل یا پھول کو بغیر گرنے کے رہنے دیا تھا۔ اس وقت کی ضرورت کے موافق آنحضورؐ پیدا ہوئے۔ یہ آپؐ کا پہلا معجزہ تھا۔ اور آپؐ کا دوسرا معجزہ یہ تھا کہ ایسے وقت میں آئے۔ جبکہ لوگ مردار کھاتے تھے۔ چوری کو جائز سمجھتے تھے۔ بلکہ فخر قرار دیتے تھے۔ اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے۔ ایسے لوگوں کی وہ اصلاح کی۔ کہ آپؐ کے مخالف کفار بھی آج تک گواہی دیتے ہیں۔ کہ اصلاح کرنے میں ایسی کامیابی کبھی کسی مصلح کو نصیب نہیں ہوئی۔ قرآن شریف نے اس ضرورت کو خود بیان کیا ہے۔ اگر اس میں کچھ خلاف واقع ہوتا۔ تو اس زمانہ کے لوگ مخالفت کرتے۔ اور کہتے کہ یہ بات درست نہیں ہے۔ جو زمانہ مفاسد کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا۔ وہ کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے کبھی کسی نبی کو نہیں ملا تھا۔ جیسی اس وقت خزاں تھی۔ ویسی ہی بہار آئی۔ اور جو اصلاح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی۔ ویسی پہلے کبھی کسی نے نہ دیکھی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی حضرت عیسیٰؑ کا وقت تھا۔ جنہوں نے بارہ آدمی تیار کئے تھے۔ ان میں سے بھی ایک نے پکڑوا دیا۔ اور ایک نے آخری وقت میں منہ پر لعنت کی۔ اور باقی سب بھاگ گئے۔ ان کے بالمقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو دیکھو۔ کہ انہوں نے اپنی گردنیں نبیؐ کی خاطر بھیڑ بکریوں کی طرح خوشی سے کٹوا دیں۔ جو شخص تدبّر کرنے والا ہو۔ اس کے سمجھانے کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ دو معجزے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلوں کے فساد شمار کئے ہیں۔ تو یہ امر بے ہودہ نہیں۔ اس میں ایک دلیل ہے۔ کہ ایسے وقت میں نبی کا آنا ضروری تھا۔

(باقی)

لاہور کی احمدی مستورات متوجہ ہوں

یکم اگست بروز بدھ بوقت ۴ بجے شام مسجد احمدیہ میں احمدی مستورات کا ایک اہم اجلاس ہو گا۔ جس میں امیر صاحب جماعت احمدیہ (لاہور) تمام اماء اللہ کو چند نصائح کریں گے۔ لہذا غفلت کو ترک کرتے ہوئے ہر بہن اپنے فرض کو سمجھے اور وقت مقررہ پر پہنچ کر مستفید ہو۔ (جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

سیکرٹریان تعلیم و تربیت توجہ فرمائیں

جماعتوں کے سکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک اپنی گذشتہ ماہ کی کارگذاری کی رپورٹ بھجوا دیا کریں۔ یہ اعلان کئی مرتبہ کیا گیا ہے۔ مگر پھر بھی سب جماعتوں کی طرف سے باقاعدگی سے رپورٹ موصول نہیں ہوتی۔ مہربانی کر کے سکرٹری صاحبان اپنے فرضِ منصبی کے ساتھ اس امر کو بھی نوٹ فرما لیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ضروری اعلان

جملہ جماعتہائے احمدیہ مطلع رہیں۔ کہ جب وہ مبلغین کو اپنے علاقہ میں بلوائیں۔ تو وہ اپنا مکمل پتہ اور ذریعہ سفر درج کیا کریں۔ بلکہ کوشش کر کے اڈہ لاری یا ریلوے سٹیشن پر اپنا آدمی بھجوا دیا کریں۔ تاکہ مبلغین کو اس جگہ تک پہنچنے کے لئے پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

اسلام اور سائنس

از اخوند فیاض احمد صاحب بی۔ ایس سی

یہ امر کہ مادی علوم خدا کی ہستی کی طرف راہنمائی کرتے ہیں اور تمام اجرام اور اجسام اور عناصر کے افعال میں انسان کے لئے نشان پائے جاتے ہیں۔ اسلام کی تعلیم سے یوں ثابت ہے کہ قرآن مجید نے مادی امور کو روحانی امور پر جو کہ انسان کی اخلاقی اور روحانی نشوونما کیساتھ تعلق رکھتے ہیں، بطور شہادت کے پیش فرمایا ہے۔ مثلاً:-

والشمس وضحٰها۔ والقمر اذا تلٰها۔ والنهار اذا جلّٰها۔ والیل اذا یغشٰها (شمس ع ۱)

یعنی ہم شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں سورج اور اس کی ذاتی روشنی کو اور ہم شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں چاند کو جبکہ وہ سورج کے بعد آتا ہے (اور اس کی روشنی کو جذب کرکے پھر زمین پر ڈالتا ہے) اور ہم شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں دن کو جبکہ وہ سورج کو دکھاتا ہے اور ہم شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں رات کو جب وہ سورج کو چھپا لیتی ہے۔

قرآن مجید کی ان آیات میں نہایت عظیم الشان روحانی سبق موجود ہے۔ کیونکہ آگے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم (یعنی خدا) نے آسمان کو بنایا اور زمین کو بنایا اور پھر انسان کو بنایا اور انسانی نفس کے اندر بدی اور نیکی کی طاقت پیدا کی۔ پس جو سراسر بدی کی طرف جھک جائے گا وہ زندگی کے مقصد میں نامراد ہوگا۔ اور جو نیکی کو اختیار کرے گا وہ کامیاب ہوگا۔ اور پھر قوم ثمود کا ذکر ہے کہ اس قوم نے ایک ظالم لیڈر کی پیروی کی اور خدا کے بھیجے ہوئے رسول کی بات کو نہ مانا۔ پس اس لئے وہ انجام کار تباہ ہوئی۔

اب سوال یہ ہے کہ سورج اور اس کی ذاتی روشنی اور چاند اور اس کی خاصیت اور دن اور رات کے افعال کا انسان کے اندر نیکی اور بدی کرنے کی طاقت کی موجودگی اور بدکاروں کی تباہی اور نیکوکاروں کی کامیابی کے ساتھ کیا تعلق ہے جبکہ قرآن مجید اوّل الذکر امور کو مؤخر الذکر پر بطور شہادت کے پیش کرتا ہے۔

اس سوال کا جواب قرآن مجید کی اسی سورت میں موجود ہے جبکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے قوم ثمود کی ہدایت کے لئے اپنا رسول بھیجا تھا — مادی طور پر ہمیں آنکھیں دی گئی ہیں کہ ہم اچھی اور بری چیزیں پہچان سکیں۔ اور پھر جس کو چاہیں چن لیں اور آنکھوں کی امداد کیلئے خدا نے سورج اور چاند کی روشنی بھیجی ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ نے انسان کو ایک روحانی بصیرت دی ہے جس کے ذریعہ وہ اخلاقی میدان میں اچھے یا بُرے کو اختیار کر سکتا ہے اور اس روحانی بصیرت کی امداد کے لئے خدا تعالےٰ نے اپنے رسول بھیجتا ہے جو اس کے کلام کی روشنی اپنے ساتھ لاتے ہیں اور جس طرح مادی روشنی کے دو بڑے منبع سورج اور چاند ہیں۔ سورج ذاتی طور پر روشن ہے اور چاند ذاتی طور پر روشن نہیں۔ بلکہ سورج ہی کی روشنی کو جذب کرکے پھر ہم پر ڈالتا ہے انہی کی مانند خدا کے رسول بھی دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو سورج سے مشابہت رکھتے ہیں یعنی صاحب شریعت ہوتے ہیں۔ اور ایک وہ جو چاند سے مشابہت رکھتے ہیں۔ یعنی اپنے سے پہلے نبی کی پیروی کرتے ہیں۔ (جیسا کہ چاند سورج کے پیچھے آتا ہے) اور اپنے سے پہلے نبی کی لائی ہوئی تعلیم ہی کو دوبارہ دنیا میں پھیلاتے ہیں (جیسا کہ چاند سورج ہی کی روشنی کو دنیا میں پھیلاتا ہے) نیز جیسا کہ زمین جبکہ وہ سورج کے سامنے ہوتی ہے تو اپنے اندر بسنے والوں کو سورج کی شکل دکھاتی ہے اور جبکہ وہ سورج کی طرف پیٹھ کر لیتی ہے تو اپنے اندر بسنے والوں کو سورج کی روشنی سے محروم کر دیتی ہے۔ اسی طرح وہ افراد اور قومیں جو خدا کے رسول کی طرف آتی ہیں وہ اس نور کو پاتی ہیں جو خدا نے اپنے رسول کو دیا تھا اور وہ قومیں جو خدا کے رسول سے پیٹھ موڑ لیتی ہیں تاریکی میں پڑ کر تباہی میں گر جاتی ہیں۔ جیسا کہ قوم ثمود کے ساتھ ہوا تھا۔ نیز جیسا کہ چاند رات کو نمودار ہوتا ہے۔ اسی طرح جب ایک نبی کے گذر جانے کے لمبے عرصہ کے بعد لوگ اس کی تعلیم کو بھلا دیتے ہیں اور دنیا میں گویا روحانی طور پر رات چھا جاتی ہے تو خدا اپنی طرف سے پھر کسی ہدایت دینے والے وجود کو نمودار کرتا ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے "تفسیر کبیر" از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود امام جماعت احمدیہ جلد ششم جزو چہارم حصہ دوم)

غرض اسلامی تعلیم کی رو سے خدا تعالےٰ نے مادی عالم کو انسان کی بہتری کے لئے قائم فرمایا ہے اور ہر قسم کے طبعی افعال میں جو اس عالم میں ظہور پذیر ہوتے نظر آتے ہیں انسان کیلئے سبق اور نشان ہیں۔ اور وہ سبق اور نشان خدا کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور خدا نے انسان کی باطنی صفائی کے لئے (تاکہ انسان خدا کی صفات کو زیادہ سے زیادہ اپنے اندر جذب کر سکے) جو روحانی نظام قائم فرمایا ہے۔ وہ اس مادی نظام کے ساتھ ملتا جلتا ہے جو اپنے ارد گرد ہم کو نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے دنیا کے اندر ظاہر ہونے والے طبعی افعال کو روحانی امور پر بطور شہادت کے پیش کیا ہے۔

قرآن مجید نے نہ صرف انسان کے اندر مادی علوم کو سیکھنے اور ان میں ترقی کرنے کا شوق پیدا کیا ہے [illegible] بلکہ ایسی تعلیم دی ہے جو انسان کو علمی تحقیق میں احساس کمتری اور مایوسی سے کلی طور پر محفوظ رکھتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

ماتری فی خلق الرحمٰن من تفاوت (ملک ع ۱)

کہ خدا کی بنائی ہوئی چیزوں میں کسی قسم کا نقص نہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ تعلیم سائنس کے طالبعلم کے اندر جو خدا پر ایمان رکھتا ہے یقین پیدا کر دیتی ہے کہ اگر وہ سچی محنت کرے گا تو اس کی ناکامی کا کوئی امکان نہیں۔ کیونکہ جن امور کی تعلیم اور تحقیق کا اس نے بیڑا اٹھایا ہے ان میں ہرگز کوئی نقص نہیں پایا جاتا۔

قرآن مجید نے نظام ارضی و سماوی کے منظم مربوط اور بے عیب ہونے کو بار بار بیان فرمایا ہے پس جو مذہب مادی علوم کی تحصیل اور ان پر تحقیق کی اس رنگ میں حوصلہ افزائی کرتا ہے وہ یقیناً ان علوم کا سرپرست ہے۔

نیز قرآن مجید ہمیں سکھاتا ہے کہ جب تم کائنات اور اس کے اندر پائی جانے والی اشیاء پر غور کرو تو کہو۔

ربنا ما خلقت هٰذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار (آل عمران ع ۲۰)

یہ دعا نہایت عظیم الشان معنی رکھتی ہے۔ اور اصولاً سائنس کے طالبعلم کی رہنما ہے۔ اس دعا کے پہلے حصہ یعنی ربنا ما خلقت هٰذا باطلا سبحانک میں ایک تو یہی سبق ہے کہ تمام کائنات یا اس کا کوئی جزو بھی بے فائدہ غیر منظم یا کسی دوسرے مقصد کے لئے نہیں بنا۔ بلکہ اس دعا میں سکھایا گیا ہے کہ تم کہو اے ہمارے رب! تو نے یہ چیز باطل طور پر ہرگز پیدا نہیں کی۔ تو ہر عیب سے پاک ہستی ہے۔ اس لئے تو نے یہ کائنات یقیناً کسی نظام کے ماتحت اور کسی پاکیزہ مقصد کے لئے پیدا کی ہے۔ اس کے علاوہ اس دعا میں خدا کی صفت سبوحیت یعنی پاکیزگی کو یاد دلا کر انسان کو یہ نصیحت کی گئی ہے کہ تم کو بھی کائنات کے اندر پائے جانے والے اجسام اور عناصر کو صرف کسی پاکیزہ مقصد کے لئے تسخیر کرنے اور ان سے کام لینے کی اجازت ہے۔ اور اسی تسلسل میں دعا کا آخری حصہ یہ ہے کہ فقنا عذاب النار یعنی اے ہمارے رب! تو ہمیں ان اجسام اور عناصر کو تسخیر کرنے کے بعد ان کو برے مقصد کیلئے استعمال کرنے کے نتیجہ میں پکڑنے والے آگ کے عذاب سے بچا لے۔

پس اسلام یہ سبق دیتا ہے کہ خدا نے اس مادی دنیا کو نیک مقصد کیلئے پیدا کیا ہے اور مختلف اجسام اور عناصر کو تسخیر کرکے کسی نیک مقصد کیلئے ہی استعمال کرنا چاہئے۔ اور اگر کسی وجہ سے ان کو صحیح طور پر استعمال نہ کیا گیا تو یہ امر سخت عذاب کا موجب ہوگا۔ باقی رہا یہ امر کہ کیونکر معلوم ہو کہ اس مادی عالم میں پائی جانے والی چیزوں کا صحیح مصرف کیا ہے یا ان کے استعمال کا کونسا طریق خدا نے مقرر کیا ہے؟ تو اس کے لئے خدا نے اپنی صفات کو یاد دلایا ہے۔ کہ خدا کی جو صفات ہیں اور جو مقاصد خدا کی صفات کے اندر پائے جاتے ہیں۔ انسان کو انہی صفات کے ماتحت اور انہی مقاصد کے لئے اپنی طاقتوں اور ان چیزوں کو جو خدا نے اس دنیا میں اس کے لئے مسخر کی ہیں استعمال کرنی چاہئیں اور ساتھ ہی مذکورہ بالا دعا میں انسان کو یہ تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر اس نے کائنات کے اندر پائی جانے والی چیزوں کو خدا کے منشاء کے ماتحت استعمال نہ کیا تو اس کے نتیجہ میں وہ آگ کے عذاب کا شکار ہوگا۔ اس تنبیہ میں یہ اشارہ ہے کہ لادینی سائنس عذاب اور تباہی پر منتج ہوگی۔

قرآن مجید نے ایک اور دعا بھی سکھائی ہے جو کسی چیز کی تسخیر کے بعد اس کو استعمال کرتے وقت انسان کی رہنمائی کرتی ہے۔ وہ یہ کہ جب تم سواری کرو تو کہو:-

سبحان الذی سخر لنا هٰذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا منقلبون (زخرف ع ۱)

ہر عیب سے پاک ہے وہ ہستی جس نے اس چیز کو ہمارے لئے مسخر کیا ہے اور ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے اور ہم یقیناً پھر ضرور اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں۔

یہ دعا کتنے صاف طور پر رہنمائی کرتی ہے۔ کہ جب تمہیں کسی چیز پر تصرف ملے اور تمہیں اس کو استعمال کرنے یا اس سے خدمت لینے کی طاقت حاصل ہو تو اپنے رب اور اس کی پاکیزگی کو یاد کرو اور یاد رکھو کہ یہ تمام چیزیں خدا ہی نے تمہارے کام پر لگا دی ہیں اور ایک دن تمہیں خدا کے آگے پیش ہونا ہے جبکہ تم اپنے اعمال کیلئے جوابدہ ہوگے۔ اس لئے اگر اس چیز کا استعمال تم نے غلط کیا تو اس دن خدا کو کیا جواب دوگے؟

غرض اسلام انسان کے دل میں مادی تحقیق میں کامیابی کا یقین پیدا کرتا ہے اور ساتھ ہی ہر قدم پر خدا کو یاد دلا کر اور اس کی پاکیزہ صفات کی طرف اشارہ کرکے انسانی اعمال کو اعتدال کے راستہ پر قائم رکھتا ہے۔ اور انسان کو اپنی طاقت اور زیر تصرف چیزوں کے غلط استعمال سے بچاتا ہے۔

یہ امر کہ اسلام انسان کے دل میں مادی علوم وفنون میں ترقی اور کامیابی کا یقین پیدا کرکے اس میدان میں مایوسی اور ناکامی کے خوف سے اس کو نجات دیتا ہے۔ قرآن مجید میں آج سے

(باقی صفحہ ۷ پر)

فالتو روپیہ کس طرح محفوظ کیا جائے!

صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے احباب جماعت کے اس روپیہ کیلئے جسے فوری طور پر وہ استعمال نہ کرنا چاہیں یا پس انداز کرنے کیلئے ہو۔ کہ خاص ضرورت پر کام آئے۔ مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک ذریعہ ایسا بھی ہے کہ احباب کا روپیہ نہ یہ کہ صرف محفوظ رہے۔ بلکہ انہیں کچھ نہ کچھ نفع بھی ملتا رہے۔ (۱) پہلا ذریعہ یہ ہے۔ کہ دفتر محاسب میں ایک صیغہ قائم کیا ہوا ہے۔ اس صیغہ میں جب کوئی چاہے۔ اپنا روپیہ رکھوا سکتا ہے۔ اور جب چاہے برآمد کروا سکتا ہے۔ اگر روپیہ رکھوانے والا ربوہ سے باہر ہو۔ اور اپنی ضرورت کیلئے روپیہ طلب کرے۔ تو یہ صیغہ صدر انجمن کے خرچ پر بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ امانت دار کو اس روپیہ کا بھجوا دے گا۔ (۲) صیغہ امانت میں ایک مد غیر تابع مرضی قائم کی ہوئی ہے۔ اس میں جب کوئی فرد اپنا روپیہ رکھواتا ہے۔ تو اسے اجازت نہیں ہوتی۔ کہ ایک ماہ کے نوٹس سے کم عرصہ میں رقم برآمد کروا سکے۔ اس کا فائدہ یہ ہے۔ کہ جو افراد روپیہ بچانا چاہیں۔ لیکن معمولی ضرورت پر روپیہ برآمد کر الیتے ہیں آسانی سے اور یکدم روپیہ نہ لے سکیں۔ اور وہ روپیہ خاص ضرورت پر صرف ہو سکے۔ اور اس طرح رکھوائے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ نہیں کیونکہ اس روپیہ کو صدر انجمن احمدیہ بھی بوقت ضرورت استعمال کر سکتی ہے۔ اس رقم کے واپس بھجوانے کے متعلق یہی طریق ہے۔ اگر کوئی فرد ربوہ سے باہر روپیہ طلب کرے۔ تو صدر انجمن احمدیہ کے خرچ پر روپیہ بھجوا دیا جائے گا۔ (۳) تیسرا ذریعہ یہ ہے۔ کہ احباب جماعت سے روپیہ لے کر اس کے عوض مناسب جائداد رہن رکھی جاتی ہے۔ اور اس جائداد مرہونہ کا کرایہ یا زرِ ٹھیکہ قارض کو دیا جاتا ہے اس طریقہ سے روپیہ محفوظ رہتا ہے۔ سالانہ منافع بھی ملتا ہے۔ اس طریق پر روپیہ لینے کی شرائط یہ ہیں۔

(۱) رقم کم از کم ایک ہزار روپیہ ہو۔ جو سال کے اندر واپس نہیں کی جائے گی۔ جب مقررہ میعاد کے اختتام پر رقم واپس لینی ہو۔ تو ایسی صورت میں اور ایسے وقت میں نوٹس بموجب شرط ۵ دیا جانا ضروری ہوگا۔

(۲) رقم قرضہ کے عوض عموماً اس قدر جائداد غیر منقولہ رہن کی جائے گی۔ جس کی قیمت زرِ رہن سے دوچند ہو۔ یا سندھ کی اراضی کی صورت میں جس پر زرِ قرضہ سے دوچند روپیہ ادا کیا جا چکا ہو۔

(۳) رہن شدہ جائداد کو اگر صدر انجمن کے قبضہ میں رہنے دیا جائے۔ تو دو ہزار روپے کی جائداد پر جو ایک ہزار میں رہن رکھی جائیگی پچاس روپیہ سالانہ کرایہ یا زرِ ٹھیکہ ادا ہوگا (۴) رقم کی واپسی کیلئے فریقین کی طرف سے مندرجہ ذیل میعاد کا نوٹس دیا جانا ضروری ہوگا

(الف) ایک ہزار تک کی رقم کے لئے ایک ماہ کا نوٹس (ب) ایک ہزار سے زائد دو ہزار تک کیلئے دو ماہ کا نوٹس (ج) دو ہزار سے زائد کے لئے تین ماہ کا نوٹس (د) زرِ ٹھیکہ اس تاریخ سے شمار ہوگا۔ جس تاریخ کو روپیہ نفع مند کام پر لگایا جائے۔

(ناظر بیت المال)

اگست سنہ ۱۹۵۱ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

۱۹-۲۰ر جولائی سنہ ۱۹۵۱ء کے پرچوں میں فہرست چھپ چکی ہے - ہر نام کے ساتھ قیمت اخبار ختم ہونے کی تاریخ بھی درج کر دی گئی ہے -

جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی ہو گی - اُن کی خدمت میں قیمت ختم ہونے کی تاریخ سے دس دن قبل وی پی روانہ کر دیا جائے گا - اگر پھر بھی رقم وصول نہ ہوئی - تو تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا - اطلاعاً عرض ہے آپ کا فائدہ اسی میں ہے - کہ قیمت اخبار سالانہ -/۲۴ روپے - ششماہی -/۱۳ روپے سہ ماہی -/۷ روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں - وی پی کا خرچ بچ جائے گا - ڈاکخانہ میں وی پی پھنس گیا - تو پھر ہر کا ٹکٹ لگا کر مطالبہ کرنا پڑتا ہے - اس پر بھی علم نہیں کہ کتنے ماہ رقم یا کتنے سالوں میں وصول ہو - اور جب تک رقم دفتر ہذا میں نہ پہنچ جائے - وصول شدہ نہیں سمجھی جا سکتی - لہذا منی آرڈر سے رقم بھجوانا محفوظ ترین ذریعہ ہے :-

(مینیجر)

قرآن مجید میں موجود ہیں - جن میں انسان کی آئندہ ترقیات کی خبر دی گئی ہے - اور جن میں سے کئی پوری ہو چکی ہیں - اور باقی اپنے اپنے وقت پر پوری ہوتی چلی جائیں گی - اور یہ پیشگوئیاں انسان کے دل میں ایک یقین پیدا کر کے اس کو مادی علوم و فنون میں زیادہ سے زیادہ اور جلد جلد بڑھنے کی تحریک کرتی ہیں

بقیہ صفحہ ۵

اسلام اور سائنس

قریباً چودہ سو سال قبل کی گئی - ان پیشگوئیوں سے بھی ثابت ہے - جن میں جدید انکشافات اور ایجادات کی خبر دی گئی ہے - کیونکہ ایک عرصہ پہلے انسان کو اسکی آئندہ ترقی کی خبر دے دینا یقیناً اس کی حوصلہ افزائی کا درجہ رکھتا ہے اور دل سے احساس کمتری یا ناکامی کے خوف کو دور کرنے کا موجب ہے - ان پیشگوئیوں میں سے ایک یہ ہے - اذا النفوس زوجت (تکویر ع ۱) کہ ایک زمانے میں ذرائع نقل و حمل اور نشر و اشاعت اتنے وسیع اور عام ہو جائیں گے کہ دنیا کے مختلف حصوں میں بسنے والے انسان آپس میں مل جائیں گے - ایک اور پیشگوئی یہ ہے - اذا الصحف نشرت (ایضاً) ایک زمانے میں پریس کو بہت ترقی ہو گی - اور کتابیں پھیلائی جائیں گی - ایک اور پیشگوئی ہے - اذا البحار فجرت (انفطار ع ۱) ایک زمانہ آئے گا جب دریائی اور سمندری سفر عام ہو جائے گا - اور دریا اور سمندر گویا پھاڑے جائیں گے - پھر ایک پیشگوئی ہے اخرجت الارض اثقالھا (زلزال ع ۱) کہ زمین اپنے بوجھ کو اگل دے گی یعنی زمین کے اندر سے معدنیات بہت کثرت سے نکالی جائیں گی - اسی طرح بہت سی پیشگوئیاں

مردِ مومن ——— صاحب وزیر خارجہ پاکستان

چوہدری حکم چند صاحب آنند ایڈیٹر ہفت روزہ بسنت راولپنڈی اپنے اخبار مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۵۱ء میں مندرجہ بالا عنوان سے لکھتے ہیں۔

"کل ۱۲ جولائی کی شام کو جب میں ایک دوست کی معیت میں ریلوے سٹیشن کی طرف جا رہا تھا۔ تو میرے ذہن میں یہ کسی طرح نہ آسکتا تھا۔ کہ وہ شخص جس نے اتحادی اقوام کی اسمبلی میں اور سکیورٹی کونسل میں اپنی قابلیت اور اپنے تدبر کا سکہ بٹھا دیا ہے۔ ان سے ملاقات ایسی سادہ درویشانہ صفت ہوگی۔ جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب وزیر امور خارجہ پاکستان سے یہ میری پہلی ملاقات تھی۔

جب ہم ریلوے سٹیشن پر پہنچے۔ تو پلیٹ فارم نمبر ۳ پر لوگوں کا ایک اجتماع آپ کو تین طرف سے گھیرے ہوئے تھا۔ اور آپ نہایت سادہ طریق پر اجتماع سے گفتگو کر رہے تھے۔ لمبے قد متوسط جسم اور سادہ کپڑوں میں ملبوس کشادہ پیشانی اور متقطع سفید ڈاڑھی نورانی چہرہ لئے ہوئے یہ ہستی ہر شناسا دید غریب سے غریب انسان سے مصافحہ کر رہی تھی۔ مجھے حیرت ہوئی کہ وہ انسان جس نے سیکیورٹی کونسل میں دنیا کے مدبروں کو طوالت تقریر اور فلسفہ و تدبر میں مات دے دی۔ اس کا چہرہ اتنا روحانی ہوسکتا ہے۔ لیکن جوں جوں ان کی صحبت میں وقت گذرتا گیا یہ احساس پیدا ہوتا گیا۔ کہ مردِ مومن کی سیاست روحانیت ہی کا سرچشمہ ہوتی ہے۔ اسلامی سیاست یورپی ڈپلومیسی سے بالکل جدا ہے۔ یہ ایک حقیقت اور وہ بناوٹ ہے۔ آپ کی گفتگو درویشانہ صدق وصفا کا ایک مرقع تھی۔ خودی تکبر اور بناوٹ سے پاک۔

مجھ سے جس محبت سے سوالات کئے گئے وہ ایک پاک دل کا نمونہ پیش کرتی تھی۔ میں نے محسوس کیا کہ اقوام عالم میں پاکستان کی سربلندی کا یہی راز ہے کہ اس کے قائد مخلص اور بے لوث ہستیاں ہیں "یہ وہی کہتے ہیں جو کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو کہتے ہیں"

باوجود دنیا کی چیدہ ہستیوں میں سے ایک ہونے کے یہ واقعہ ان کی انکساری پر دال ہے۔ کہ جب مجمع کو آپ نے فرمایا کہ وہ اب رخصت چاہتے ہیں تو مجمع نے لائنیں باندھ لیں۔ اور آپ خود چل کر سب سے مصافحہ کر رہے تھے۔ میں یہ واقعہ دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچا کہ عزت کے لائق وہی ہستیاں ہیں جو خدا کے بتائے ہوئے راستہ پر چلیں۔ اور ان کی نگاہ میں غریب اور امیر کا امتیاز اٹھ جائے۔

زندہ باد پاکستان

حکم چند آنند صدر پاکستان ہندو سدھار سبھا راولپنڈی

مذاکرات شروع کرنے پر آمادگی کا ثبوت دیجئے (دہرین)

لنڈن ۳۰ جولائی۔ طہران سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ امریکی سفیر ڈاکٹر گریڈی نے کل وزیر اعظم مصدق سے ملاقات کی۔ اور انہیں مسٹر ایورل ہیری مین کا یہ پیغام دیا کہ تیل کے مذاکرات کی بحالی کے لئے ایرانی آمادگی کا مزید ثبوت درکار ہے۔

یہاں کہا جا رہا ہے کہ ایسا مطالبہ تیل کے چشموں میں کام کرنے والے برطانوی عملہ کے کام میں مسلسل ایرانی مداخلت کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ اور یہ امر بھی معلوم ہو چکا ہے۔ کہ مذاکرات کے لئے کوئی اور مشن بھیجنے کے پہلے برطانیہ کی کابینہ یہ چاہے گی۔ کہ ایران معقول بنیادوں پر گفت وشنید کے متعلق اپنی آمادگی کے بارہ میں مزید ثبوت مہیا کرے۔ اب تک ایسا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا جا سکا ہے۔

ڈاکٹر گریڈی سے ملاقات کے فوراً ہی بعد وزیر اعظم مصدق نے ایرانی کابینہ کا اجلاس طلب کیا جس میں قیاس کیا جاتا ہے کہ مسٹر ہیری مین کے اس پیغام کے جواب پر غور کیا گیا۔ شام کو کابینہ کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ غالباً آج مسٹر ہیری مین کے پیغام کا جواب دے دیا جائے گا۔ (رائٹر)

شاہ عبداللہ کا جانشین مقرر کرنے میں کوئی بیرونی مداخلت نہیں ہوئی

عمان ۳۰ جولائی۔ اردنی وزیر اعظم توفیق ابوالہدےٰ پاشا نے دوبارہ برسراقتدار ہونے کے بعد پہلی دفعہ پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے پہلی کابینہ کی اس کارروائی کو سراہا کہ اس نے امیر نیف کو اردن کا ریجنٹ مقرر کر دیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ جب تک یہ بات طے نہ ہو جائے۔ کہ ولی عہد شہزادہ طلال پوری طرح صحت یاب ہو چکے ہیں تخت کو خالی نہیں رکھا جا سکتا تھا ابوالہدےٰ پاشا نے ایسی غیر ملکی خبروں کی پرزور تردید کی کہ اس "محض مقامی معاملہ" میں غیر ملکی مداخلت ہوئی ہے۔

شاہ عبداللہ کے قتل کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ قانونی حدود کے اندر ضروری تحقیق وتفتیش جاری ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ چند دنوں میں تفتیش مکمل ہو جائے گی۔ اور ملزموں کو عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔ وزیر اعظم نے یہ بھی انکشاف کیا کہ اس وقت دس آدمی زیر حراست ہیں اور ملک بحرانی حالات سے دوچار ہے۔ ہر شخص کو حکومت سے تعاون کرنا چاہیئے۔ (رائٹر)

ساحل ترکی کے قریب روسی جہازوں کی پر اسرار نقل وحرکت

استنبول ۳۰ جولائی۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ ترک خبر رساں اداروں نے اطلاع دی ہے کہ بحیرہ اسود میں ترکی ساحل کے قریب روسی جہاز رات کے وقت سرچ لائٹ کا استعمال کرتے ہوئے نقل وحرکت کر رہے ہیں۔ رائزے سے یہ اطلاع ملی ہے کہ روسی جہازوں نے کئی گھنٹوں تک شہر پر سرچ لائٹ ڈالی۔ شہر رائزے شمال مشرقی ساحل پر روسی سرحد سے اسی میل دور واقع ہے۔ انہی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ ترکی میں ساحلی گشتی دستوں کی تعداد میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ (ی۔ پ۔ ا۔ پ)

فرانس دس ڈویژن فوج فراہم کریگا

ڈیٹرائٹ ۳۰ جولائی۔ فرانسیسی سفیر متعینہ امریکہ موسیو ہنری بونے نے کہا ہے کہ ہند چینی کی جنگ کے بوجھ کے باوجود فرانس حسب وعدہ شمالی اوقیانوسی دفاعی تنظیم کے لئے اس سال دس ڈویژن فوج کی تشکیل کرے گا۔

موسیو بونے نے شہر ڈیٹرائٹ کی سالگرہ کی تقاریب کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے اس امر کا یقین دلایا کہ جارحانہ اقدامات کے خلاف تیاریوں میں مغربی ممالک اور فرانس ریاست ہائے متحدہ سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور فرانس کے اتحاد کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ دونوں مملکتیں اتحاد مقصد کے رشتہ میں منسلک ہیں۔

آپ نے کہا کہ شمالی اوقیانوسی دفاعی تنظیم کا اس کے سوا کوئی اور مقصد نہیں ہے کہ آزاد اقوام کے گرد تحفظ اور دفاع کی ایک مضبوط دیوار کھڑی کر دی جائے۔ تاکہ اس کے پیچھے انصاف اور امن فروغ پا سکے۔ (ی۔ پ۔ ا۔ پ)

جاپانی کپڑے کی برآمدی قیمت میں تخفیف

لنڈن ۳۰ جولائی۔ "فنانشل ٹائمز" رقمطراز ہے کہ اپنی دو سب سے بڑی برآمدی منڈیوں یعنی پاکستان اور انڈونیشیا سے آرڈر خارج ہونے کے بعد جاپان دوسری منڈیوں میں مال کی کھپت بڑھانے کیلئے موتی کپڑوں کی برآمدی قیمتوں میں تخفیف کر رہا ہے۔ پاکستان کو امید ہے کہ ۱۹۵۴ء تک وہ اپنے سوتی کپڑوں کی ضروریات کے لئے خود کفیل ہو جائیگا۔ خواہ یہ امید سو فیصدی پوری ہو یا نہ ہو لیکن اگر جاپان میں پارچہ سازی کی ترقی جاری رہی تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دوسری برآمدی منڈیوں پر دباؤ بڑھ جائے گا۔ (رائٹر)

بلغاریہ سے مسلمانوں کا اخراج

استنبول ۳۰ جولائی۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ ترکی نسل بلغاروی باشندوں سے جنہیں بلغاریہ سے نکالا جا رہا ہے۔ اکثر نیم فاقہ کشی کی حالت میں جبراً کھیتوں میں کام لیا جاتا ہے۔

ترکوں کا کہنا ہے کہ بلغاروی حکام غلہ اور تمباکو کی فصل کو تیار ہونے سے پہلے ہی کاٹ رہے ہیں تاکہ ان مسلمانوں سے جو ترکیہ آرہے ہیں اس سال بھی مفت کام لیا جا سکے۔ اس کے علاوہ روانگی سے پہلے ان مسلمانوں سے تمام جائیداد اور مال واسباب چھین لیا جاتا ہے۔

بلغاریہ سے آنے والے مسلمان جس قابل رحم (حالت میں ترکیہ پہنچ رہے ہیں۔ اس کی ترکی اخبارات میں برابر تصویریں شائع کی جا رہی ہیں۔ (رائٹر)

دمشق میں اسرائیل کے مقاطعہ کا دفتر

دمشق ۳۰ جولائی۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ شامی محکمہ کسٹم کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر عبدالعزیز العطر البسی کو اسرائیلی مقاطعہ کے مقامی دفتر کا ڈائریکٹر مقرر کیا جانے والا ہے۔

یہ دفتر عرب لیگ کے اس فیصلہ کے تحت قائم کیا گیا ہے کہ اسرائیلی سامان کا زیادہ باضابطہ طور پر مقاطعہ کیا جائے اور ناجائز طور پر سامان کی اسرائیل میں درآمد اور عرب ممالک میں اشیاء کی درآمد کا انسداد کیا جائے۔ (رائٹر)

شمالی یورپ کیلئے اسرائیلی کاریں

تل ابیب۔ ۳۰ جولائی۔ شمالی یورپ کو برآمد کے لئے اسرائیل میں موٹر کاریں تیار کی جا رہی ہیں۔ ابھی ۵۰ کاریں اس وقت فن لینڈ روانہ کی جا رہی ہیں یہ ... برآمد ہونے والی موٹروں کی پہلی قسط ہے۔ ناروے اور سویڈن سے بھی آرڈر موصول ہوئے ہیں۔ (رائٹر)